السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

(کیا اس سونے میں زکوٰۃ واجب ہے ،جسے کوئی عورت محض زینت اور استعمال کے لیے رکھتی ہے اور وہ تجارت کے لیے نہ ہو؟ (بشیر ۔ ع ۔ الخرج

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

عورتوں کے زیور کی زکوٰۃ میں، جبکہ وہ حد نصاب کو پہنچ جائے اور تجارت کے لیے نہ ہو، اہل علم کے درمیان اختلاف ہے...اور صحیح بات یہ ہے کہ جب وہ حد نصاب کو پہنچ جائے تو اس میں زکوٰۃ واجب ہے خواہ یہ محض پہننے اور زینت کے لیے ہو۔

سونے کا نصاب بیس مثقال ہے اور اس کی مقدار ۳/۷ ۱۱ گنی سعودی ہے۔ اگر زیور اس سے کم مقدار میں ہو تو اس میں زکوٰۃ نہیں۔ الا یہ کہ وہ تجارت کے لیے ہو۔ اس صورت میں اس میں زکوٰۃ مطلق ہوگی۔ یعنی جب اس کی قیمت سونے یا چاندی کے نصاب کے برابر ہو جائے۔ چاندی کا نصاب ۱۴۰ مثقال ہے اور درہموں سے اس کی مقدار ۵۶ ریال ہے۔ اگر چاندی کا زیور اس سے کم مقدار میں ہو تو اس میں زکوٰۃ نہیں۔ الا یہ کہ وہ تجارت کے لیے ہو۔ اس صورت میں اس میں زکوٰۃ مطلق ہوگی یعنی جب اس کی قیمت سونے یا چاندی کے نصاب کے برابر ہو جائے۔

سونے اور چاندی کے زیور جو پہننے کے لیے تیار کیے گئے ہوں ان میں زکوٰۃ کے واجب ہونے کی دلیل نبی ﷺ کے اقوال کا عموم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

(مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ)) (الحدیث))

’’جس شخص کے پاس بھی سونا اور چاندی ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو تو قیامت کے دن اس کے لیے آگ کی بڑی بڑی تختیاں تیار کی جائیں گی۔ جن سے اس کے پہلو، اس کے ماتھے اور اس کی پشت کو داغا جائے گا۔‘‘

اور عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث یوں ہے:

((أن امراة دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی ید ابنتها مسکتان من ذهب، فقال: ((اتعطین زکاة هذا)) قالت: لا قال ((ایسرک ان یسورک اللہ بهما یوم القیامة سوارین من نار؟)) ... فالقتهما، وقالت: هما للہ ولرسوله))

ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی۔ اس کی بیٹی کے ہاتھ میں سونے کے دو کڑے تھے۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: ’کیا ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟‘‘ وہ کہنے لگے۔ نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا ’کیا تجھے یہ پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ ’’ان کے عوض قیامت کے دن دو آگ کے کنگن پہنائے؟‘‘...اس عورت نے وہ دونوں کڑے آپ کے آگے ڈال دیئے اور کہا یہ دونوں اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں۔

اس حدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا۔

اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ انہوں نے سونے کے پازیب پہنے ہوئے تھے۔ وہ کہنے لگیں:

((يا رَسُولَ اللهِ! أكَنزٌ هُوَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ مَا بَلَغَ أنْ يُزَكَّى فَزُكِّيَ فَلَيسَ بِكَنزٍ))

’’اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہ کنز (خزانہ) کے حکم میں ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ زکوٰۃ کے نصاب کو پہنچ جائیں تو زکوٰۃ ادا کرو۔ پھر یہ کنز کے حکم میں نہ رہیں گے۔‘‘

اس حدیث کو ابوداؤد اور دار قطنی نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا ہے، آپ ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو یہ نہیں کہا کہ زیور میں زکوٰۃ نہیں ہوتی۔

اور جو نبی ﷺ سے روایت کی جاتی ہے کہ آپ نے فرمایا: ’’زیور میں زکوٰۃ نہیں‘‘ تو یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کا اصل سے یا احادیث صحیحہ سے معارضہ کرنا جائز نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام